MUFTI WASEEM AKHTAR AL-MADNI
Darul ifa Faizan e Shariat, Teen Hatti, Karachi

دارالافتاء فیضان شریعت
جامع مسجد فیضان شریعت اقبال کالونی مارٹن روڈ تین ہٹی کراچی
فون۔03118959859۔03002415263 E-mail:faizaneshariat@gmail.com

تاریخ۔2024۔02۔28 حوالہ:9182

شیئر کی خرید و فروخت میں قبضہ کا تحقق

Mufti Waseem Akhtar Al-Madni
Head Mufti, Darul ifta faizan e shariat, teen hatti Karachi
Shariah Board Member, ASAS Shariah Advisory Services Private Limited

قبلہ استادِ محترم تاج الفقہاء مفتی محمد وسیم اختر المدنی صاحب زید مجد ہم کی خدمت میں عرض ہے کہ گزشتہ دنوں بندہ کو Pakistan stock exchange کی ready market میں ہونے والی day trading کا فرصت سے جائزہ لینے کا موقع ملا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ریڈی مارکیٹ میں دو قسم کی بیع ہوتی ہیں:

(1) ملکیتی شیئر کی فروخت (2) کلیئرنگ کمپنی یعنی NCCPL کے ذریعے کسی سے ادھار لیے ہوئے شیئرز کی فروخت جسے شارٹ سیل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

- PSX کے قانون کے مطابق Blank Sale کرنا جرم ہے۔ Blank Sale کا عام مفہوم جو مارکیٹ کے لوگوں میں سمجھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً کسی نے شیئرز بیچتے وقت شیئرز کی مقدار میں غلطی کر دی یعنی اسکے اکاؤنٹ میں کسی کمپنی کے صرف پانچ سو شیئرز تھے لیکن اس نے غلطی سے پانچ ہزار شیئرز بیچ دیے تو اسے شیئرز مارکیٹ والے Blank Sale کہتے ہیں۔
- ریڈی مارکیٹ میں خرید و فروخت کیلئے قانوناً یہ لازم ہے کہ بیع کے وقت بائع کے پاس شیئرز موجود ہوں، خواہ ملکیتی ہوں یا ادھار لئے ہوئے ہوں۔ اگر بائع کے پاس شیئرز موجود نہ ہوں تو ایسی بیع PSX کی نظر میں جرم ہے۔ اور اسے بھی پاکستان اسٹاک ایکسچینج Blank Sale سے تعبیر کرتا ہے۔
- PSX کے مطابق Ready Market میں کسی کمپنی کے شیئرز کی خرید و فروخت کا مطلب ہوتا ہے کہ شیئر بیچنے والے اور خریدنے والے کے درمیان حقیقی خرید و فروخت ہو رہی ہے، اسے ہرگز خرید و فروخت کا وعدہ تصور نہیں کیا جاتا۔
- جب PSX کی Ready Market میں ہونے والی عام خرید و فروخت، حقیقی خرید و فروخت تصور کی جاتی ہے تو حقیقی خرید و فروخت کا نتیجہ شرعاً یہی ہوتا ہے کہ شیئرز بیچنے والے کی ملکیت سے نکل کر خریدار کی ملکیت میں آجائیں۔ لہٰذا معلوم ہوا ریڈی مارکیٹ میں جب کوئی ملکیتی شیئرز خریدتا ہے تو وہ اس وقت ان کا مالک بن جاتا ہے۔

- اب یہاں ملکیتی شئیرز کی خریداری کے بعد قبضہ کا مسئلہ رہ جاتا ہے کہ ان ملکیتی شیئرز کی خریداری کے بعد خرید ار کب سے ان شیئرز پر قابض سمجھا جائیگا؟ بعض علماء نے CDC (CENTRAL DEPOSITORY COMPANY) میں تصفیہ (Settlement) ہو جانے پر خریدار کے قبضہ کو موقوف قرار دیا گیا ہے کہ جب تک CDC میں تصفیہ(Settlement) نہ ہو جائے اس وقت تک خریداران شیئرز پر قابض شمار نہیں کیا جائیگا اور اس سے پہلے خریدار کو قابض شمار کرنے پر کچھ تحفظات پیش کئے گئے ہیں۔
- CDC(CENTRAL DEPOSITORY COMPANY) کا بنیادی کام یہ ہے کہ وہ اپنے ریکارڈ میں کسی شیئرز کی ملکیت کو منتقل کرے اس کی تفصیل CDC کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

CDC کی ویب سائیٹ پر موجود تفصیل کے مطابق CDC کا کام ملکیت کا انتقال ہے، قبضہ کا انتقال نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ یہ قانونی ملکیت کا انتقال ہے،کیونکہ ملکیتی شیئرز کی شرعی ملکیت کا انتقال تو عقد سے ہی ہو گیا تھا۔لہذا یہ صرف قانونی ملکیت کا انتقال یعنی title کا انتقال ہے۔

یہاں تک یہ بات بظاہر واضح ہوگئی کہ CDC کا بنیادی کام رجسٹرار/کسٹوڈین کا ہے کہ CDC انتقال ملکیت کرتی ہے اور اس کو اپنے سسٹم میں محفوظ رکھتی ہے۔البتہ CDC پر ویب سائیٹ میں Delivery کا لفظ استعمال کیا گیاہے، جس کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ "ایک حاملِ حصص سے دوسرے کی طرف حصص کا انتقال" اس انتقال کا مطلب سی ڈی سی کے نزدیک قبضہ کا انتقال نہیں بلکہ ملکیت کا انتقال ہے۔

اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اسٹاک مارکیٹ اور سی ڈی سی کے نزدیک ڈیلوری کا وہ معنی نہیں جو شرعی اعتبار سے قبضہ کا معنی سمجھا جاتا ہے۔

- گذشتہ تفصیل کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ملکیتی شیئرز کی خرید وفروخت کے بعد جب تک CDC اپنے ریکارڈ میں انتقالِ ملکیت کو رجسٹر نہ کر لے اس وقت تک شرعی اعتبار سے خریدار کا قبضہ نہیں آئے گا؟نیز CDCمیں انتقال سے پہلے خریدار خریدے گئے شیئرز فوری طور پر مارکیٹ میں فروخت کر سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا!

سائل: محمد ابراہیم سکندری، سرینا ٹاورز بفر زون کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

درج ذیل جواب ان شیئرز (*shares*) کے بارے میں ہے جن کی خریدو فروخت شرعا جائز ہےاور اسٹیٹ بینک پاکستان اور *SECP* کے شریعہ بورڈ اِن شیئرز کی خریدو فروخت کو جائز قرار دیتے ہیں۔*Future Sale*(مستقبل کی سودے)، *Short Sale* اور Blank Sale مطلقا ہر شیئرز کی ناجائز ہے اس لئے اس جواب کا تعلق ان سے نہیں۔

جب فروخت کنندہ نے اپنی ملکیت اور قبضہ میں موجود shares فروخت کر دیے اور بیع تام ہوگئی،تو قبضہ حکمی کے پائے جانے کی وجہ سے فروخت کنندہ آگے ان شیئرز کو فروخت کر سکتا ہے، اگرچہ CDC میں ان شیئرز کا اندراج خریدار کے نام ابھی تک نہیں ہوا ہو۔

اس اجمالی حکم کی تفصیل یہ ہے کہ شیئرز کی خرید و فروخت کسی کمپنی کے اثاثے، نقد اور دیون میں موجود حصہ شائعہ کی خرید و فروخت کا نام ہے جسے فقہاء کی اصطلاح میں "بیع الحصة المشاع لا یقسم" کہتے ہیں[1]۔

مبیع کا بائع کی ملکیت سے نکل کر مشتری کی ملکیت میں داخل ہوجانا شرعی طور پر محض عقدِ بیع کے مکمل ہونے سے ہو جاتا ہے ،یعنی جیسے ہی ایجاب و قبول ہوا اور بیع کے صحیح ہونے کی تمام شرائط پائی جائیں تو مشتری اس مبیع کا مالک ہو جاتا ہے لیکن جب تک منقولی شے پر مشتری کا قبضہ نہ ہو وہ اس کو آگے فروخت نہیں کر سکتا کیونکہ قبضے کے بغیر وہ چیز خریدار کے ضمان میں داخل نہیں ہوتی اور ایسی چیز سے منافع حاصل کرنا جو بائع کے ضمان میں نہ ہو جائز نہیں ہے[2]۔

1۔ شرعی معیارات،معیار ۲۱ کی شق۳/۱ میں ہے:

"حصص در اصل جوائنٹ اسٹاک کمپنی کے سرمایہ کے متناسب حصے کی نمائندگی کرتے ہیں، اسی طرح جب وہ سرمایہ طبعی اشیاء، منافع اور دیون میں تبدیل ہوچکا ہوتو اس وقت حصص کمپنی کے اثاثوں اور ان اثاثوں پر لاگو ہونے والے حقوق کی نمائندگی کرتے ہیں۔حصص کے لین دین میں موضوعِ عقد یہی متناسب/مشاع حصہ ہوتا ہے"۔

2۔یہاں ایک تیسری بات بھی ہے جسے قانونی ملکیت یا ملکیت کا ٹائٹل کہتے ہیں یعنی قانونی دستاویز میں کسی شخص کے نام ملکیت کااندراج ہونا۔شرعا بیع کے جائز ہونے کیلئے پہلی دو باتوں کا ہونا ضروری ہے، اس تیسری کا ہونا ضروری نہیں لہذا اگر ملکیت کا ٹائٹل بائع کے نام نہ بھی ہو لیکن وہ اس پر شرعی ملکیت اور قبضہ رکھتا ہے تو اسکوفروخت کرسکتا ہے۔نیز کسی کے نام ملکیت کا ٹائٹل ہونے سے لازم نہیں آتا کہ وہ اس کا شرعی مالک بھی ہو یا اس پر شرعی قبضہ رکھتا ہو۔ہاں کبھی تینوں باتیں ایک ساتھ جمع ہوجاتی ہیں جیسے کوئی شرعا کسی شئ کا مالک ہو اور وہ اس پر قبضہ حقیقی یا حکمی بھی رکھتا ہو اور وہ شئ اسکے نام رجسٹرڈ بھی ہو۔کبھی صرف پہلی دو باتیں پائی جاتی ہیں جیسے کوئی کسی شئ کا مالک ہو اور اس پر قبضہ شرعی بھی رکھتا ہو لیکن اس نے اِسے اپنے نام رجسٹرڈ نہ کرایا ہو جیسے لوگ Open Letter پر کارخرید کر اپنے تصرف میں لاتے ہیں اور کبھی آخری دو باتیں پائی جاتی ہیں جیسے کوئی کسی کی زمین پر قابض ہوگیا اور جعل سازی سے اِسے اپنے نام رجسٹرڈ کروالیا، اس کیلئے یہ زمین حلال اور جائز نہیں ہے اور وہ شرعاًاسے آگے فروخت نہیں کرسکتا۔اور کبھی پہلی اور تیسری بات پائی جاتی ہے مثلاً کسی نے اپنے نام رجسٹرڈ گاڑی فروخت کرکے خریدار کے نام رجسٹریشن بھی کردی لیکن اسے قبضہ نہیں دیا، خریدار کو جب تک قبضہ نہ ملے شرعاً اسے آگے فروخت نہیں کرسکتا۔

ملکی قانون میں کسی کے نام ملکیت کا ٹائٹل ہونا ہی ملکیت اور قبضہ یعنی انتقالِ ضمان سمجھا جاتا ہے اور انتقالِ ملک کے ساتھ ہی مبیع کا ضمان بھی مشتری کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔جیسا کہ مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنی کتاب فقہ البیوع ،ج۲،ص۷۹۷، میں تحریر کیا ہے۔[1]

نیز محض رجسٹریشن قبضہ نہیں ہے جب تک قبضہ حقیقی یا حکمی نہ پایا جائے ،جیسا کہ مفتی تقی عثمانی صاحب نے فقہ البیوع،ج۱،ص۴۰۵،میں تحریر کیا ہے۔[2]

شرعی اعتبار سے قبضہ سے قبل شے کو فروخت کرنا دو وجہوں سے منع ہے:

1. مبیع کا مشتری کے ضمان میں نہ ہونا۔

رسول اللہ ﷺ نے ایسی چیز کے نفع سے منع فرمایا جو فروخت کرنے والے کی ضمان میں نہ ہو۔[3]

1-"أما القوانين الوضعية، فإنها لا تذكر القبض أو التخلية من شروط انتقال الضمان، بل الأصل عندهم أن ضمان المبيع يتبع انتقال الملك، فينتقل ضمان المبيع إلى المشتري فور انتقال ملك المبيع إليه. وهذا ما صرحت به المادة 26 من قانون بيع المال السائد في بلادنا والمبني على القانون الإنكليزي، ولكن تسمح المادة نفسها بأن يتفق المتعاقدان على خلاف ذلك".ترجمہ: بہر حال قوانینِ وضعیہ میں انتقالِ ضمان کے لیے قبضہ یا تخلیہ مشروط نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک مبیع کا ضمان انتقالِ ملک کے تابع ہے، چنانچہ مبیع کی ملکیت مشتری کی طرف جب منتقل ہو گی تو فوری طور پر مبیع کا ضمان بھی اس کی طرف منتقل ہو جائے گا ، ہمارے ملک میں جو بیع المال کا رائج قانون ہے جس کی بنیاد انگریزی قانون پر ہے اس کے دفعہ نمبر 26 میں یہی تصریح ہے لیکن اسی دفعہ میں یہ بھی اجازت ہے کہ اس کے برخلاف عاقدین کسی اور امر پر اتفاق کر سکتے ہیں۔(فقہ البیوع،ج02،ص797،مطبوعہ مکتبہ معارف القرآن)

2-" لا ينبغي أن يعتبر التسجيل قبضا ناقلا للضمان في الفقه الإسلامي، الا إذا صاحبته التخلية بالمعنى الذي ذكرناه فيما سبق" ترجمہ: فقہ اسلامی میں رجسٹری کو ایسا قبضہ نہیں مانا جائے گا جس سے ضمان منتقل ہو جائے، الا یہ کہ سابق میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق تخلیہ ہو جائے۔(فقہ البیوع،ج01،ص405،مطبوعہ مکتبہ معارف القرآن)

3-" عن عمرو بن شعيب ، عن ابيه ، عن جده ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" لا يحل بيع ما ليس عندك، ولا ربح ما لم يضمن."حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے، اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز تیرے پاس نہیں، اسے بیچنا جائز نہیں، اور جس کی ذمہ داری قبول نہیں کی گئی، اس پر نفع لینا بھی جائز نہیں۔ (ابنِ ماجہ،رقم الحدیث:2188)

2. انفساخِ عقد کے غرر سے بچنا۔یعنی اگر بائع نے ایسی چیز فروخت کردی جس پر اس کا قبضہ نہ ہوا ہو اور وہ اس پر قبضہ حاصل کرنے میں ناکام رہا تو اس نے جو عقد کیا تھاوہ ختم ہو جائے گا۔لہٰذا اس عقد کا پایۂ تکمیل تک پہنچنا بائع کا قبضے حاصل کرنے پر موقوف ہے اور یہ ایسا معاملہ ہے جو ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا اِسی کو "غرر" کہتے ہیں یعنی جس کا انجام معلوم نہ۔اور عقد معاوضہ میں غرر جائز نہیں ہے۔

اگر ان دونوں وجہوں کی نفی ہو جائے تو اس شے کی بیع جائز ہوجاتی ہے۔

حصة المشاع لا يقسم میں حقیقی قبضہ متصور نہیں۔لہذا یہاں صرف حکمی قبضہ ہی ہو سکتا ہے اور شیئرز کا خریدار کے ضمان میں آجانا اور فروخت کرنے کا اختیار حاصل ہوجانا ہی حکمی قبضہ ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے:" تفسير التسليم، والقبض فالتسليم، والقبض عندنا هو التخلية، والتخلي وهو أن يخلي البائع بين المبيع وبين المشتري برفع الحائل بينهما على وجه يتمكن المشتري من التصرف فيه فيجعل البائع مسلما للمبيع، والمشتري قابضا له"ترجمہ:تسلیم اور قبضہ کی تفسیر: ہمارے نزدیک تسلیم اور قبضہ کا مطلب تخلیہ ہے،اور تخلیہ یہ ہے کہ بیچنے والا مبیع اور مشتری کے درمیان رکاوٹ کو ختم کردے اس طرح کہ مشتری اس میں تصرف کا تمکن حاصل کرلے ایسی صورت میں بائع مبیع کو سپرد کرنے والا اور مشتری مبیع پر قبضہ کرنے والا قرار پائے گا۔(بدائع الصنائع،ج04،ص498،مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

مبسوط سرخسی میں ہے:"وَهَذَا بِخِلَافِ الْبَيْعِ؛ لِأَنَّ التَّسْلِيمَ هُنَاكَ بِالتَّخْلِيَةِ يَتِمُّ، وَذَلِكَ فِي الْجُزْءِ الشَّائِعِ يَتِمُّ".ترجمہ: اور یہ بیع کے برخلاف ہے کہ بیع میں تخلیہ سے بھی تسلیم ہو جاتی ہے ، اور تخلیہ جزءِشائع میں تام ہو جاتاہے۔(المبسوط للسرخسی،ج15،ص163،مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

ہدایہ میں ہے: "لِأَنَّ تَسْلِيمَ الْمُشَاعِ وَحْدَهُ لَا يُتَصَوَّرُ، وَالتَّخْلِيَةُ اُعْتُبِرَتْ تَسْلِيمًا لِوُقُوعِهِ تَمْكِينًا وَهُوَ الْفِعْلُ الَّذِي يَحْصُلُ بِهِ التَّمَكُّنُ وَلَا تَمَكُّنَ فِي الْمُشَاعِ، بِخِلَافِ الْبَيْعِ لِحُصُولِ التَّمَكُّنِ فِيهِ".ترجمہ:کیوں کہ صرف مشاع کی تسلیم متصور نہیں،اور تخلیہ کو تسلیم شمار کیا گیاہے کیوں کہ اس کے ذریعے سے تمکین واقع ہوتی ہے،اور تمکین ایسا فعل ہے جس سے تمکن(یعنی انتفاع کی قدرت)حاصل ہوتا ہے اور مشاع میں تمکن نہیں ہے برخلاف بیع کے کہ اس میں تمکن حاصل ہے۔(الھدایہ مع فتح القدیر، ج09،ص100،مطبوعہ مکتبہ اشرفیہ کوئٹہ)

بدائع الصنائع میں ہے: " معنى التسليم والتسلم يحصل بالتخلية؛ لأن المشترى يصير سالما خالصا للمشتري على وجه يتهيأ له تقليبه، والتصرف فيه على حسب مشيئته وإرادته، ولهذا كانت التخلية تسليما وقبضا فيما لا مثل له وفيما له مثل إذا بيع مجازفة، ولهذا يدخل المبيع في ضمان المشتري بالتخلية نفسها بلا خلاف دل أن التخلية قبض" ترجمہ:تسلیم وتسلم کا معنی تخلیہ سے حاصل ہو جاتا ہے کیوں کہ اس سے خریدی ہوئی چیز خاص مشتری کے حوالے اس طور پر ہو جاتی ہے کہ مشتری کو اسے منتقل کرنے اور اس میں اپنی مرضی سے تصرف کا اختیار ہوتا ہے،اسی وجہ سے تخلیہ تسلیم اور قبضہ شمار ہوتا ہے ایسی چیز میں جس کی مثل نہیں ہے یا ایسی چیز میں جس کی مثل ہے لیکن اس کی بیع اندازے سے کی گئی ہے اسی وجہ سے مبیع کا بغیر

کسی اختلاف کے صرف تخلیہ سے مشتری کے ضمان میں داخل ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ تخلیہ قبضہ ہی ہے۔(بدائع الصنائع،ج04،ص 499 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

مفتی تقی عثمانی صاحب فقہ البیوع میں لکھتے ہیں:"القبض یتحقق شرعا بانتقال ضمان المبیع الی المشتری".ترجمہ:مبیع کا ضمان مشتری کی طرف منتقل ہونے سے شرعاقبضہ متحقق ہو جاتا ہے۔(فقہ البیوع،ج01،ص403،مطبوعہ مکتبہ معارف القرآن)

آیوفی کے مرتب کردہ المعاییر الشرعیہ کے معیار ۲۱ کی شق ۳/۷ میں ہے:

"جب خرید و فروخت کا عمل مکمل ہو جائے اور حصص خریدار کے ضمان میں آجائیں تو اس کے بعد خریدار کے لیے جائز ہے کہ وہ ان حصص کو آگے کسی شخص کے ہاتھ فروخت کرے یا کوئی اور تصرف کرے اگرچہ اس کے حق میں ان حصص کا حتمی تصفیہ ابھی تک مکمل نہ ہوا ہو"۔

رہا یہ سوال کہ CDC میں اندراج سے قبل کیا یہ شیئرز مشتری کے ضمان میں آتے ہیں یا نہیں؟ تو اس بارے میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے ضابطہ *Rule Book* کی شق *10.12* واضح طور پر اس بات کو بیان کرتی ہے کہ:

CDC میں اندراج سے قبل اگر جس کمپنی کے شیئرز فروخت کیے گئے ہیں ختم ہو جاتی ہے تو مشتری اس عقد کو ختم نہیں کر سکتا اس پر لازم ہے کہ فروخت کرنے والے کو ثمن ادا کرے اور کمپنی کے ختم ہونے کے بعد جو اثاثے بچے ہیں ان میں سے اپنا حصہ متناسبی وصول کرے"۔

یہ اس بات پر واضح دلیل ہے کہ محض عقد کے مکمل ہونے سے وہ شیئرز خریدار کے ضمان میں آ جاتے ہیں اور جس طرح خریدار قیمت کے اتار چڑھاؤ کا خطرہ برداشت کر رہا ہے اسی طرح وہ کمپنی اور اس کے اثاثوں کے نقصان کا بھی ذمہ دار ہے۔

جہاں تک بات انفساخِ عقد کے غرر سے بچنے کی ہے تو *Stock Market* کے ماہرین اور عرف کے مطابق جب ایک مرتبہ عقد تام ہوجائے تو فریقین اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔فروخت کرنے والے پر لازم ہے کہ خریدار کے نام CDC میں ان شئیرز کا اندراج کرائے، ناکامی کی صورت میں CDC اس پر بھاری جرمانہ عائد کرتا ہے۔

رہی یہ بات کہ جس صورت میں فروخت کرنے والے CDC میں خریدار کے نام شیئرز کا تصفیہ کرانے میں ناکام ہوجائے تو خریدار سے کہاجاتا ہے کہ مارکیٹ سے وہی شیئرز کسی اور سے خرید کر قیمت کا فرق فروخت کرنے والے سے وصول کرلے تو یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب فروخت کرنے والے سے غلطی سے *Blank Sale* ہوگئی ہو، مثلاً:بائع کے پاس ایک کمپنی کے صرف ہزار شیئرز تھے، لیکن غلطی سے فروخت کرتے وقت ایک صفر زیادہ لگ گیا اور دس ہزار شیئرز کی بیع ہوگئی ،جبکہ بائع کا ارادہ محض اپنی ملکیت میں موجود ہزار شیئرز کی فروخت کا تھا۔شرعاً یہ بیع درست نہیں، کیونکہ جو چیز ملکیت میں نہ ہو، اس کی بیع باطل ہوتی ہے، یہاں ملک اور غیر ملک کو ملاکر فروخت کیاہے، لہٰذا غیر ملک میں تو بیع باطل ہے اور ملک میں بھی فاسد ہوگی۔

PSX کو اس بیع کو ختم کرنے کا کوئی طریقہ کار بنانا چاہیے تھا، لیکن اس کی بجائے انہوں نے یہ طریقہ بنایا کہ بائع پر لازم کیا کہ وہ شیئرز ایک اسپیشل مارکیٹ Square up Market سے خریدے ،جہاں اسی دن یہ شیئرز اس بائع کے نام ٹرانسفر ہوجاتے ہیں اور پھر وہ خریدار کے نام CDC میں دو دن بعد ان شیئرز کا تصفیہ کردیتا ہے، لیکن اگر بائع اس مارکیٹ سے خریداری میں بھی ناکام ہوجائے تو PSX بائع کو مزید قصور وار ٹھہراتے ہوئے مذکورہ قانون لاگو کرتی ہے۔

PSX کا یہ طریقہ شرعاً جائز نہیں ،لیکن اس کی بنیاد پر یہ کہنا کہ جب تک CDC میں شیئرز کا تصفیہ نہ ہو تو ان شیئرز پر قبضہ حاصل نہیں ہوگا، درست نہیں ہے، کیونکہ ایک فاسد یا باطل بیع دوسری صحیح بیع پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔یہاں تو ملکیت نہ ہونے کی وجہ سے خرابی آئی اور جب ملکیت ہی نہ ہو تو قبضہ کیسے وجود میں آتا،لہٰذا یہاں انفساخ کا غرر ملکیت کے نہ ہونے کی وجہ سے آیا،جبکہ ہماری گفتگو ان شیئرز کے قبضہ حکمی کے بارے میں ہورہی ہے جو فروخت کرنے والے کی ملکیت میں بیع کے وقت موجود تھے،اور ضمان کے انتقال اور تصرف کے اختیار کی وجہ سے قبضہ حکمی بھی پایا گیالہٰذا یہاں انفساخِ عقد کا غرر موجود نہیں ہے۔

کیونکہ CDC پر لازم ہے کہ دو دن بعد ان شیئرز کا تصفیہ خریدار کے نام لازمی کرے۔

یہاں اس نکتہ کی تنقیح بھی ضروری ہے کہ CDC میں شیئرز کا خریدار کے نام اندراج کی فقہی حیثیت کیا ہے؟اس میں دو احتمال ہیں:

(۱) قبضہ حکمی ، (۲) رجسٹریشن کی طرح ملکیت کے ثبوت کا اندراج۔

ان میں سے کسی احتمال کی تعین کے لیے پہلے ہمیں CDC کے دائرۂ کار کو دیکھنا ہوگا کہ اس کا بنیادی کام کیا ہے، CDC اپنی ویب سائٹ پر لکھتا ہے کہ CDC کا بنیادی کام اپنے ریکارڈ میں کسی شیئرز کی ملکیت کو منتقل کرنا ہے، CDC کی ویب سائٹ پر ہے:

What is Central Depository System?

The main function of CDC is to operate and maintain the Central Depository System (CDS), an electronic book-entry system used to record and maintain securities and to register the transfer of securities .

<u>The system changes the ownership of securities</u> *without any physical movement or endorsement of certificates and execution of transfer instruments. CDS facilitates equity, debt and other financial instruments in the Pakistani Capital Market. It manages Ordinary & Preference shares, TFCs, WAPDA Bonds, Sukuk, Open-End & Closed-End funds and Modaraba Certificates.*

https://www.cdcpakistan.com/businesses/central-depository-system/#:~:text=Introduction-,What%20is%20Central%20Depository%20System%3F,register%20the%20transfer%20of%20securities.

ترجمہ:"سینٹرل ڈپازٹری سسٹم کیا ہے؟

CDC کا بنیادی کام سینٹرل ڈپازٹری سسٹم (CDS) کو چلانا اور بر قرار رکھنا ہے، جو ایک الیکٹرانک بک انٹری سسٹم ہے جو سیکیورٹیز کو ریکارڈ اور بر قرار رکھنے اور سیکیورٹیز کی منتقلی کو رجسٹر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

CDS سسٹم بغیر کسی جسمانی حرکت یا سرٹیفکیٹس کی توثیق اور ٹرانسفر کے آلات کے نفاذ کے سیکیورٹیز کی ملکیت کو تبدیل کرتا ہے۔ پاکستانی کیپٹل مارکیٹ میں ایکویٹی، قرض اور دیگر مالیاتی آلات کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ عام (غیر ترجیحی) اور ترجیحی حصص، TFCs، واپڈا بانڈز، سکوک، اوپن اینڈ اور کلوز ڈ اینڈ فنڈز اور مضاربہ سرٹیفکیٹس کا انتظام کرتا ہے"۔

ان تمام حوالوں سے یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ CDC کا کام ملکیت کا قانونی انتقال ہے، کیونکہ شرعی انتقال تو بیع کے فوراً بعد ہوجاتا، لہٰذا یہ صرف Title کا انتقال ہوگا جس طرح جائیداد وغیرہ کی بیع میں شرعاً انتقال ملکیت تو بیع کے فوراً بعد ہوجاتی ہے، لیکن قانونی ملکیت کا انتقال رجسٹریشن کے ذریعے ہوتا ہے اور جس طرح یہاں Title کا انتقال قبضہ کے منافی نہیں، بلکہ تخلیہ ہونے کے بعد قبضہ ہوجاتا ہے، اگرچہ Title کا انتقال نہ ہوا، اسی طرح CDC میں شیئرز کے تصفیہ کے بغیر بھی ضمان کے انتقال اور تصرف کے اختیار کی وجہ سے قبضہ حکمی پایا جاتا ہے۔

CDC کے ریگولیشنز 1997، اپڈیٹڈ 2021 میں لکھا ہے:

3.2 Functions of the CDC

3.2.1 The functions of the CDC are:

a. to establish and administer the CDS;

*b. **<u>to provide facilities for effecting electronic Deliveries of Book-entry Securities;</u>***

c. to provide facilities for effecting Pledges in respect of Book-entry Securities;

d. to provide information in relation to Book-entry Securities to CDS Elements and other persons in accordance with the Act and these Regulations;

e. to provide such other facilities and services as the CDC may from time to time determine in accordance with its memorandum of association; and

f. to co-operate with the Commission, the State Bank of Pakistan and the Stock Exchanges in carrying out the functions set out in paragraphs (a) to (e) above and to provide such assistance as is required by the Commission, the State Bank of Pakistan and the Stock Exchanges in carrying out their functions and duties under the Act or under any other law for the time being in force. (CDC Regulation, Chapter-3)

ترجمہ:"3.2 CDC کے کام

3.2.1 CDC کے کام یہ ہیں:

a) CDS کا قیام وانتظام کرنا۔

b) بک انٹری سیکیورٹیز کی الیکٹرانک ڈیلیوری کے لیے سہولیات فراہم کرنا۔
c) بک انٹری سیکیورٹیز کے سلسلے میں ضمانتوں کو نافذ کرنے کے لیے سہولیات فراہم کرنا۔
d) ضوابط کے مطابق CDS کے ارکان اور دیگر افراد کو بک انٹری سیکیورٹیز کے سلسلے میں معلومات فراہم کرنا۔
e) ایسی دیگر سہولیات اور خدمات فراہم کرنا جو CDC وقتاً فوقتاً اپنے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن (کمپنی کی یادداشتِ معاہدہ) کے مطابق طے کر سکتا ہے۔اور
f) کمیشن، اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور اسٹاک ایکسچینجز کے ساتھ تعاون کرنا پیراگراف (A) سے (E) تک بیان کردہ کاموں کو انجام دینے کے لیے اور کمیشن، اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور اسٹاک ایکسچینجز کو ان کے امور اور ذمہ داریوں کو انجام دینے میں جو مدد درکار ہو، فراہم کرنا، جو ایکٹ یا کسی دوسرے نافذ قانون کے تحت ہو"۔

اس عبارت سے بھی بخوبی یہ واضح ہوا کہ CDC کا بنیادی کام رجسٹرار/کسٹوڈین کا ہے ،جو صرف قانونی انتقالِ ملکیت کر کے اپنے سسٹم میں محفوظ رکھتی ہے۔

مذکورہ عبارت کی شق (b) میں (Delivery) "حوالے کرنے" کے لفظ سے کسی کو شبہ لگ سکتا ہے کہ CDC قبضہ کا انتقال کرتا ہے تو اس کے بارے میں واضح کرتا چلوں کہ یہاں اس لفظ کا معنی قبضہ نہیں، کیونکہ اسی ریگولیشنز میں Delivery کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے:

"Delivery means a transfer of Book-entry Securities from one Holding to another Holding made in accordance with Chapter 9".(CDC Regulation, Chapter-2)

ترجمہ:" ڈیلیوری کا مطلب ہے بک انٹری سیکیورٹیز کا ایک ہولڈنگ سے دوسرے ہولڈنگ میں باب 9 کے مطابق منتقل کرنا"۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ PSX اور CDC کے عرف میں ڈلیوری کا معنی ایک حامل حصص سے دوسرے کی طرف حصص کا انتقال ہے اور اس انتقال کا مطلب CDC کے نزدیک ملکیت کا انتقال ہے نہ کہ قبضہ کا انتقال۔یہاں تک کی گفتگو سے یہ واضح ہوا کہ CDC میں قانونی انتقالِ ملکیت ہوتا ہے نہ کہ قبضہ کا انتقال،اس لیے آیوفی کی مرتب کردہ شرعی معیارات میں بھی تصفیہ سے قبل شیئرز کی فروخت کو جائز قرار دیا ہے جس کا حوالہ ماقبل میں گذر چکا۔

بعض علماء کے نزدیک جب تک CDC میں شیئرز کا تصفیہ نہ ہو، اس وقت تک وہ شیئرز پر قبضہ حکمی تسلیم نہیں کرتے اور اس سے پہلے فروخت کو جائز نہیں کہتے۔ان کے دلائل پر بھی ایک نظر تحقیق ڈال لینا مفید رہے گا۔اس حوالے سے 3 دلائل عام طور پر پیش کیے جاتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1. اسٹاک مارکیٹ میں شیئرز کا حوالے کرنا اسی وقت سمجھا جاتا ہے جب تسلیمِ فعلی پایا جائے،جسے یہ حضرات Delivery کا نام دیتے ہیں اور اس لفظ کا تقاضا ہے کہ مشتری کو اس Delivery کے وقت ہی شیئرز پر قبضہ حاصل ہوتا ہے اور حوالہ ہونا ہی قبضہ ہے۔

تبصرہ:

اس کا جواب اوپر گزر چکا ہے کہ Delivery کا معنی انتقالِ ملکیت ہے نہ کہ قبضہ کا انتقال، اس لیے اس لفظ کا اسٹاک مارکیٹ میں عرفی معنی قبضہ کے شرعی معنی سے مختلف ہے، لہٰذا یہ عرف شرعی قبضہ کے منافی نہیں ہے۔

2. دوسری دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ شیئرز کی خریدوفروخت کمپنی میں موجود حصہ شائعہ کی خرید وفروخت ہے اور اس پر قبضہ تخلیہ سے حاصل ہوتا ہے،بایں طور کہ مشتری اس سے نفع حاصل کرنے اور جب چاہے تصرف کرنے پر قادر ہو اور اسے یہ اختیار CDC میں شیئرز کے اس کا نام منتقلی سے قبل حاصل نہیں ہوتا، اسی لیے اگر اس منتقلی سے قبل اس کمپنی کی جنرل میٹنگ ہو تو اسے اس میں شرکت کا اختیار نہیں ہوگا، کیونکہ کمپنی اسے اپنے شیئرز کا حامل ہونے کا اقرار نہیں کرتی، نیز اگر اس دوران کمپنی منافع تقسیم (Divided) کرتی ہے تو وہ بائع کو ہی دیتی ہے، اگرچہ بائع یہ نفع مشتری کی طرف ملکیت کی منتقلی کی وجہ سے مشتری کو دے دیتا ہے۔

تبصرہ:

اس دلیل سے خریدار کے ان شیئرز پر قبضہ کی نفی نہیں ہوتی ،بلکہ اصلاً ملکیت کی نفی ہوتی ہے، کیونکہ کمپنی صرف اُسے جنرل میٹنگ میں شرکت کا اہل سمجھتی ہے جو اس کے شیئرز کی ملکیت کا ثبوت رکھتا ہو، کیونکہ کمپنی کے نزدیک ایسے خریدار کی ملکیت ابھی ثابت نہیں ہے، اس لیے وہ اسے جنرل میٹنگ میں شرکت کا اختیار نہیں دیتی اور ان حضرات کے نزدیک بھی اسی خریدار کو شرعی ملکیت تو حاصل ہے، لہٰذا یہاں قانونی ملکیت یعنی Title ہی کی نفی ہے اور اس کی نفی سے قبضہ کی نفی لازم نہیں آتی۔

جہاں تک نفع کی تقسیم کی بات ہے تو اس کا تعلق بھی ملکیت کے ساتھ ہے ،قبضہ کے ساتھ نہیں ہے، کیونکہ شرعی طور پر بیع ہونے کے بعد اگر مبیع میں اضافہ ہو، چاہے متولدہ ہو یا غیر متولدہ ، متصل ہو یا منفصلہ، وہ مشتری کی ملکیت ہوتا ہے، چاہے مشتری نے اس پر قبضہ کیا ہو یا نہ کیا ہو، اس لیے کمپنی کا منافع بائع کو دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے نزدیک وہی ان شیئرز کا مالک ہے اور یقینا یہاں بھی شرعی ملکیت مراد نہیں،بلکہ قانونی ملکیت مراد ہے۔اس بات کا متدل کو بھی احساس تھا، اسی لیے آخر میں یہ لکھ دیا کہ اگرچہ بائع یہ نفع مشتری کی طرف ملکیت کی منتقلی کی وجہ سے مشتری کو دے دیتا ہے، حالانکہ یہ واقع کے خلاف ہے، کیونکہ مارکیٹ کے عرف وعادت میں یہ نفع بائع اپنے پاس رکھتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مثلاً کسی اسٹاک کی Ex Date،20تاریخ ہے، (Ex Date) کلوز سے دودن پہلے ہوتی ہے، Ex Date کو بنیادی طور پر شیئرز کی مارکیٹ ویلیو اعلان شدہ ڈویڈنڈ کے بقدر کم کردی جاتی ہے)،اب اس صورت میں 19تاریخ کی Closing پر جس جس کے پاس یہ شیئرز ہوں گے، CDC ڈویڈنڈ اس کو دے گا(کیونکہ جب19 تاریخ کو خرید لیے تھے تو 22تاریخ کو یہ شیئرز خریدار کے نام ہوجائیں گے)، 20تاریخ کو یہ اسٹاک Ex ہوجائے گا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اگراسٹاک کی قیمت 19 تاریخ کو 100روپے تھی اور کمپنی

نے5روپے ڈویڈنڈ کا اعلان کیا ہے تو Ex Date پر اب اس کی قیمت 95روپے سے شروع ہوگی اور خریدار کو یہ 95روپے کا ملے گا اور اسے ڈیونڈنڈ نہیں ملے گا، کیونکہ اسے معلوم ہے کہ Book Closer کے دن یعنی22تاریخ کو جب مارکیٹ کھلے گی، اس وقت اس شیئرَ کی قانونی ملکیت بائع کے نام ہوگی اور مارکیٹ کھلنے کے بعد یہ ملکیت خریدار کے نام ہوگی، کیونکہ اس منافع کا اعلان اگرچہ انتقال ملکیت کے بعد ہوا ہے، لیکن اس کا اطلاق ماضی کی کاروباری سرگرمی کی بنیاد پر ہے، اس لیے بائع کو یہ نفع ملنا عقد کے تقاضوں کے خلاف نہیں۔

نیز اس کی فقہی تکییف یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس بیع میں اس نفع کا استثناء مشروط ہے لان المعروف کالمشروط، کیونکہ جو معروف ہے ،وہ مشروط کی طرح ہے اور اس دن نفع کی بقدر قیمت کا کم ہونا اور ڈیونڈنڈ بائع کو ملنا اسٹاک کے عرف میں معروف ہے اور ایسا استثناء جو مبیع یا ثمن میں جہالت نہ لائے درست ہے، کما لایخفی۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ دلیل بھی CDC میں اندراج کو قبضہ قرار دینے کے لیے درست نہیں ہے۔

3. تیسری دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اسٹاک کے قواعد میں یہ صراحت ہے کہ اگر بائع مقررہ وقت پر شیئرَز حوالے کرنے میں ناکام ہوا تو مشتری کو حق حاصل ہے کہ وہ یہ شیئرز مارکیٹ سے خرید کر قیمت کا فرق بائع سے وصول کرے، یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مشتری کو ان شیئرز پر قبضہ حاصل نہ ہوا، ورنہ بائع کے لئے اپنی ذمہ داری سے تخلف ممکن نہیں ہوتا اور یہ تخلف دو صورتوں میں ہوسکتا ہے:

(۱)اس نے ایسے شیئرز فروخت کردیے جو اس کی ملکیت میں نہیں تھے اور وقت مقررہ پر وہ ان کا قبضہ نہ دے سکا۔

(۲) وہ عقد کے وقت ان شیئرز کا مالک تھا، لیکن حوالگی کے وقت اس کی نیت تبدیل ہوگئی اور اس نے انہیں کسی اور شخص کو فروخت کرنے کا ارادہ کرلیا ،یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس نے ان شیئرز کا قبضہ مشتری کو نہیں دیا تھا، وگرنہ اس کے لیے اپنی رائے تبدیل کرلینا اور کسی دوسرے کو فروخت کرنا ممکن نہیں ہوتا اور مشتری کو یہ شیئرز بازار سے خریدنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

تبصرہ:

اس دلیل کا جواب انفساخِ عقد کے غرر کی بحث میں گزر چکا ہے۔

علاوہ ازیں بائع کے اپنی ذمہ داری سے تخلف کی صرف پہلی صورت ہی ممکن ہے،جس کا جواب ہوچکا۔

دوسری صورت کا امکان فرضی تو ہوسکتا ہے، لیکن PSX کے قوانین کی روشنی میں یہ ممکن نہیں ہے ،کیوں کہ شیئرز کی خریدوفروخت منظم اداروں کے بغیر نہیں ہوسکتی، یعنی CDC، عاقدین کے بروکر۔ اور CDC کے پاس جو بائع کے شیئرز موجود تھے، عقد مکمل ہونے کے بعد بائع کے پاس ایسی کوئی صورت نہیں کہ وہ اپنے ارادے کو تبدیل کرکے مشتری کے نام ان شیئرز کی منتقلی کو روک سکے اور کسی اور کو وہ شیئرز فروخت کرے۔ CDC لازمی طور پر یہ شیئرز مشتری کے نام منتقل کردے گا۔

ان تین دلائل کے علاوہ عقد کے تام ہونے اور ان شیئرز کے حقوق اور التزامات مشتری کی طرف منتقل ہونے پر ایک منع بھی وارد کی جاتی ہے کہ ان حقوق کا تعلق صرف شیئرز کی قیمت کے اتار چڑھاؤکے ساتھ ہے، یعنی اگر قیمت کم ہوگی تو اس کا نقصان خریدار کو ہوگا اور اگر قیمت زیادہ ہوگئی تو اس کا فائدہ بھی خریدار کو ہوگا تو اس قیمت کے کم یا زیادہ ہونے کا خطرہ اٹھانا قبضہ حکمی نہیں ہوتا جیساکہ اگرکوئی شخص گاڑی خریدے اور قبضہ سے قبل اس کی قیمت کم یا زیادہ ہوجائے تو یہ اس گاڑی پر قبضہ قرار نہیں دیا جاتا۔

تبصرہ:

یہ منع بھی اس وقت درست ہوتا جب محض قیمت کے اتار چڑھاؤ کی بنیاد پر قبضہ حکمی کا قول کیاجاتا، حالانکہ پیچھے ہم ثابت کرآئے ہیں کہ قبضہ حکمی کی بنیاد ضمان کی منتقلی پر ہے اور منتقلی کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ اگر CDC میں اندراج سے قبل کمپنی کا تصفیہ ہوجاتا ہے تو مشتری ثمن دینے کا پابند ہےاور کمپنی کے اثاثوں میں اپنے حصہ تناسبی کے اعتبار سے وہ حق رکھتا ہے،جیساکہ پیچھے باحوالہ گزر چکا ہے۔

یہ تین دلائل اور منع ہم نے فقہ البیوع،ج:1،ص:386اور387سے ملخصًا نقل کیے اور ان کا جواب تحریر کیا ہے۔ایک فتویٰ میں ایک اوردلیل نظر سے گزری ،اس کا خلاصہ اور جواب بھی فائدے سے خالی نہیں ہے۔

اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ تمکین بالقبض کے معنی پائے جائے بغیر محض قانونی طور پر مشتری کو اس مبیع کا ضامن قرار دینا شرعی قوانین کے خلاف ہے، اس لیے اس قانون کی وجہ سے قبض حکمی کا تحقق نہیں ہوگا اور تمکین بالقبض کی نفی کی دلیل یہ دی گئی ہے کہ یہاں نہ ہی قبضہ ہوا، نہ ان کی نمائندگی کرنے والے "شیئرَ سرٹیفکیٹ" قبضہ میں لیے گئے، نہ خریدار کے نام پر منتقلی ہوئی ،اگر حقیقی قبضہ ممکن نہیں تھا تو حکمی قبضہ اس طرح ہوسکتا تھا کہ ان کو لکھ کردے دیا جائے کہ یہ شیئرز تمہارے ہوگئے اور اس کی رسید یا سرٹیفکیٹ CDC کے اندراج میں اس کا نام آجاتا تو یہ سمجھتے کہ تخلیہ اور تمکین ہوگئی۔پھر اس کی ایک مثال دی کہ فرض کرو: کاروں میں یہ قانون جاری ہوجائے کہ تخلیہ نہ ہونے کے باوجود ضمان مشتری کی طرف منتقل ہوجائے گا، توکیا اس قانون کی وجہ سے کہاجائے گا کہ کار کا قبضہ ہوگیا۔

تبصرہ:

یہ ضابطہ تو درست ہے کہ قبضہ کے معنی شرعی کے بغیر کسی قانون کی بنیاد پر مشتری کو مبیع کا ضامن قرار دینا درست نہیں، لیکن قبضہ کی نفی کی جو دلیل دی گئی ،وہ درست نہیں ہے، کیونکہ حصہ شائعہ پر حقیقی قبضہ متصور نہیں ،یہاں صرف حکمی قبضہ ہی ممکن ہے اور وہ ضمان کی منتقلی اور تصرف کے اختیار کی وجہ سے حاصل ہے، اس لیے جب قبضہ حکمی موجود ہے تو یہاں ضمان محض قانون کی وجہ سے نہیں ہے۔نیز اس استدلال میں جو گاڑی کی مثال دی گئی ،وہ بھی قیاس مع الفارق ہے کہ گاڑی میں حقیقی قبضہ ممکن ہے اور یہاں تخلیہ کا معنی قبضہ حقیقی سے موانع کو ختم کردینا ہے جو نہیں پایا گیا ،جبکہ شیئرز میں قبضہ حقیقی ممکن

ہی نہیں ہے ،لہٰذا یہاں صرف تصرف کا اختیار اور ضمان کی منتقلی ہی تخلیہ قرار پائے گا۔ نیز لکھ کردینا یا رسید خریدار کے حوالے کرنا کس طرح قبضہ حکمی یا تخلیہ ہوسکتا ہے،کیونکہ زبان سے کہنا یا لکھ کر دینا یکساں ہے، لان القلم احد اللسانین، تو کیا ان مستدل کے نزدیک بائع خریدار کو زبانی کہہ دے کہ میں نے ان شیئرز کا قبضہ آپ کو دیا ،یہ کافی ہوگاجبکہ ضمان کی منتقلی اور تصرف کا حق خریدار کو نہ ملا ہو؟یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔ لہٰذامعلوم ہوا مدار اس تحریر پر نہیں بلکہ تخلیہ کے معنی کی موجودگی پر ہے۔ نیز محض رجسٹریشن کے قبضہ ہونے کی نفی کی صراحت تو مستدل اپنی کتاب فقہ البیوع،ج:1،ص:405میں علامہ مصطفی زرقاء کے موقف کا رد کرتے ہوئے کرچکے ہیں، پھر یہاں محض CDC میں اندراج کو قبضہ کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

فقہ البیوع کی عبارت یہ ہے:

"لا ينبغي أن يعتبر التسجيل قبضا ناقلا للضمان في الفقه الإسلامي، الا إذا صاحبته التخلية بالمعنى الذي ذكرناه فيما سبق" ترجمہ: فقہ اسلامی میں رجسٹری کو ایسا قبضہ نہیں مانا جائے گا جس سے ضمان منتقل ہو جائے، الا یہ کہ سابق میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق تخلیہ ہو جائے۔(فقہ البیوع،ج01،ص405،مطبوعہ مکتبہ معارف القرآن)

حاصل کلام:

ان تمام دلائل کے نتیجے میں یہ واضح ہوگیا کہ شیئرز کی بیع جب شرعی اصولوں کے مطابق مکمل اور تام ہوجائے تو ضمان کی منتقلی اور تصرف کے اختیار کی وجہ سے خریدار اس کا مالک اور قابض ہوگیا ہے اور اب وہ اسے فوری طور پر فروخت کرسکتا ہے، CDC میں اندراج کے انتظار کی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر CDC میں اندراج کا انتظار کیا جائے تو اس میں زیادہ احتیاط ہے۔

ابوالحسنین مفتی محمد وسیم اختر المدنی

رئیس دار الافتاء فیضانِ شریعت کراچی

28/فروری/2024بمطابق17/شعبان المعظم/1445ھ